یہ ثابت کر دیں کہ جو عورتیں ضبطِ ولادت کے لئے دوائیں استعمال کر رہی ہیں، یا جو مرد اس غرض کے لئے ٹیکے لگواتے ہیں، ان کی عام جسمانی صحت متاثر نہیں ہوتی۔ بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ایسی دواؤں کے استعمال سے عورتوں کے جسم پھول رہے ہیں، دل کمزور ہو رہے ہیں، رحم زخمی پڑ چکے ہیں، بے قاعدگی ایام عام ہو چکی ہے، مردوں کے رنگ اور خون سڑ چکے اور چہرے کی فطری رونق ختم ہو چکی ہے۔

دوسری حقیقت یہ ہے کہ ضبطِ ولادت کے سلسلہ میں بعض ایسی چیزیں مستعمل ہیں جن سے طبع انسانی ابا کرتی ہے اور اس طرح یہ زوجین کی خواہش فطری طریقے سے پوری کرنے میں رکاوٹ بنتی ہیں چنانچہ اس بنا پر مردوں اور عورتوں میں ایک مستقل ہیجان کی سی کیفیت ہمہ وقت موجود رہتی ہے۔ جس کے بہت سے نفسیاتی، طبی اور اعصابی مضر اثرات نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات نوبت پاگل پن تک پہنچ جاتی ہے۔

سوم۔ ضبطِ ولادت کی کوئی دوا بھی سو فیصدی کامیاب نہیں ہے۔ ان کو استعمال کرنے والی عورتوں کی اکثریت طرح طرح کے امراض کا شکار رہے اور کئی عورتیں تو ایسی کوششوں میں اپنی جان تک سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسی دواؤں کے استعمال کے باوجود جب حمل قرار پا جاتا ہے تو پھر وہ اسقاطِ حمل کی تدبیریں کرتی ہیں، جن سے اکثر ان کی جان پہ بن جاتی ہے۔ اور اگر خوش قسمتی سے بچ بھی جائیں تب بھی آئندہ حمل کے امکانات بہت کم رہ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان دواؤں کے استعمال سے لولے، لنگڑے، اندھے اور اعضاء بریدہ بچے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

۵۔ ہر بچہ جو اس دنیا میں رونق افروز ہوتا ہے، وہ اپنی قسمت ساتھ لے کر آتا ہے۔ چنانچہ وہ ابھی شکم مادر ہی میں ہوتا ہے کہ اس کے لئے روزی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں اور اس کیلئے تمام عمر کے رزق کا حساب لکھ دیا جاتا ہے۔ میرا ذاتی مشاہدہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کثیر العیال بنایا اور انہوں نے زیادتی اولاد کو اللہ کا احسان اور رحمت شمار کیا، ان کو اللہ تعالیٰ نے تھوڑے ہی عرصے میں رزق سے بھی مالا مال کر دیا۔

(جاری ہے)